

خاکوں کی اشاعت سے متعلق

[ستمبر ۲۰۰۵ء تا مارچ ۲۰۰۸ء..... لمحہ بہ لمحہ عالمی رپورٹ]

دنیا میں کسی قوم کی کامیابی کا مدار اس کی نظریاتی اور فکری قوت پر ہوتا ہے۔ جب نظریات دلائل سے بھرپور فطری اور قابل عمل ہوں تو ان کو قبولیت عامہ حاصل ہوتی ہے اور لوگ ایسی قوم میں شامل ہونے کو اعزاز اور اپنی دنیوی اور اخروی فلاح کا سبب سمجھتے ہیں دنیا میں اگر کسی مذہب یا قوم کے پاس ایسے نظریات ہیں تو وہ اسلام اور مسلمان ہیں کہ جب ان نظریات کو پیش کیا گیا تو جہاں لوگوں نے اسے قبول کیا وہاں اس کے دشمن بھی پیدا ہوئے جنہوں نے ان نظریات کو دبانے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دیں۔ ماضی میں یہ عداوت مشرکین عرب اور یہود کے حصہ میں آئی اور آج ان ہی کی باقیات اس جنگ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ عداوت کی یہ جنگ بعض دفعہ تو اسلام کی نظریاتی بنیادوں کو کمزور کرنے تک محدود رہی، لیکن جب اس طرح بات نہ بن پائی تو پھر غیر اخلاقی حرکات کا سہارا لیا گیا۔ اس کی مثالیں ماضی میں بے شمار ہیں اور عصر حاضر میں نبی اکرمؐ کے توہین آمیز خاکوں اور قرآن مخالف بے ہودہ فلم کی صورت میں ظاہر کیا گیا۔ اس توہین کے حقیقی سبب کی نشاندہی فلم فتنہ کے ڈائریکٹر نے یہ کہتے ہوئے کی کہ ”میرے فلم بنانے کا سبب ہالینڈ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ہے۔“

ستمبر ۲۰۰۵ء میں ڈینش اخبار بے لینڈز پوسٹن نے اخلاقی پستی اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے محسن کائنات جناب رسالت مآب ﷺ کے کارٹون بنانے کے مقابلے کا اعلان کیا جس میں ۳۰ کارٹونسٹوں کو دعوت دی گئی اور ۱۲ بدبختوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور ان خاکوں کو ۳۱ ستمبر ۲۰۰۵ء کے بے لینڈز پوسٹن کے پرچہ میں شائع کیا گیا۔ ذیل میں ہم ستمبر ۲۰۰۵ء سے لے کر آج تک عالمی میڈیا اور اقوام عالم کا اس بارے میں کیا رویہ رہا ہے پیش کر رہے ہیں۔ ماہ ستمبر ۲۰۰۵ء میں ڈینش اخبار بے لینڈز پوسٹن کے کلچرل ایڈیٹر فلیمنگ روز نے کارٹونوں کے مقابلہ کا انعقاد اس لیے کروایا کہ ایک ڈینش رائٹر کیر سے بلیوئجن نے نبی اکرمؐ کے بارے میں بچوں کے لیے کتاب لکھی جس میں تصویری خاکوں کے ذریعے سے آپ ﷺ کی زندگی کی وضاحت کرنا چاہتا تھا، لیکن کارٹونسٹ مسلمانوں کے شدید رد عمل کے خوف سے اس کام پر آمادہ نہ ہوئے۔

◎ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء: بالآخر ۳۰ ستمبر کو ڈینش اخبار بے لینڈز پوسٹن نے ان بارہ کارٹون کو شائع کر دیا۔

◎ ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۵ء: ایک کے تقریباً پانچ ہزار مسلمانوں نے کوپن ہیگن میں بے لینڈز پوسٹن آفس کے باہر ایک پرامن احتجاج کیا۔

☆ فاضل کلیۃ القرآن الکریم، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

مئی، جون ۲۰۰۸ء

خاکوں کی اشاعت، لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

① ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۵ء: مصری اخبار الفجر نے چھ خاکے شائع کیے اور اس کے ساتھ ایک آرٹیکل بھی شائع کیا جس میں کارٹونسٹ کی بھرپور ملامت کی گئی تھی۔

② ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۵ء: کوڈس اسلامی ممالک کے سفیروں نے کارٹونز کے معاملہ میں ڈنمارک کے وزیر اعظم انڈر فوگ رسمبوزم سے ملاقات کی درخواست کی، لیکن وزیر اعظم نے یہ بات کہہ کر ملنے سے انکار کر دیا کہ وہ آزادی صحافت پر کوئی قدغن نہیں لگا سکتے۔

③ ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء: کئی ایک مسلم تنظیموں نے ڈینش پولیس کو درخواست دی کہ اخبار بے لینڈز پوسٹن نے دفعہ 140 اور B-266 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے لہذا ان پر مقدمہ چلایا جائے۔

④ ۳ نومبر ۲۰۰۵ء: جرمن اخبار ڈائی ولٹ نے ایک کارٹون شائع کیا اور اسی روز بوسنی اخبار سلوڈینا بوسنانے بھی کارٹونز شائع کیے۔

⑤ ۷ نومبر ۲۰۰۵ء: بنگلہ دیشی گورنمنٹ نے کارٹونز کے خلاف ایک پروڈر سفارتی احتجاج کیا کہ ان کی اشاعت کیوں کی گئی ہے۔

⑥ ۲۳ نومبر ۲۰۰۵ء: اقوام متحدہ کے سپیشل رپورٹر آف ریلیجین اینڈ بلیف نے ڈنمارک مشن کو یہ درخواست کی کہ اس کیس کا بغور جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ یہ اجانب بیزار یانسی تعصب کی بنیاد پر تو منظر عام پر نہیں آیا۔

⑦ رائے العام کے ایڈیٹر کمال الفی کو بھی ایک سال کی سزا دی گئی اس نے بھی مذکورہ رسالہ میں کارٹون شائع کیے۔ مزید یہ کہ اس پر چھ ماہ لکھنے کی پابندی لگا دی گئی اور چھ ماہ کے لیے رسالہ کو بین کر دیا گیا۔ تاہم ایڈیٹر نہانت پر رہا ہو گیا۔

⑧ محمد السدی نے یمن میں جو کہ ایک انگلش روزنامے ڈی یمن اوبزروور کے ایڈیٹر کو بھی جیل بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ پانچ لاکھ یمنی ریال جرمانہ ادا نہ کرے۔

⑨ ۵ دسمبر ۲۰۰۵ء: ڈنمارک کے پانچ آئمہ کا وفد ابو بشر کی قیادت میں مصر گیا اور وہاں اس سلسلے میں عرب لیگ کے سیکرٹری عمر موسیٰ، مصر کے مفتی اعظم شیخ علی جمہ اور شیخ الازہر شیخ محمد سعید طنطاوی اور شیخ محمد شعبان سے ملاقات کی اس میٹنگ کا اہتمام ڈنمارک میں تعینات مصری سفیر مونا عمر نے کیا۔

⑩ ۷ دسمبر ۲۰۰۵ء: پاکستان میں مزدور یونین نے کارٹونز کے خلاف احتجاج کیا اور اس کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کی ہیومن رائٹس کی کیشنر لوکس اور بور نے کہا کہ اقوام متحدہ کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں اقوام متحدہ ڈینش گورنمنٹ کے اس متعصب رویہ کی تحقیقات کرے گی۔

⑪ ۱۷ دسمبر ۲۰۰۵ء: ۱۷ دسمبر کو ڈینش آئمہ کا دوسرا وفد شیخ رعید ہلیاہل کی قیادت میں لبنان گیا جہاں انہوں نے مفتی اعظم لبنان شیخ محمد رشید کسانہی محمد حسین فضل اللہ اور میری ونٹ چرچ لیڈر نصر اللہ سفیر سے ملاقات کی اور ۳۱ دسمبر کو واپس ڈنمارک پہنچے۔ اسی دوران امام احمد اکری شام گئے اور مفتی اعظم شیخ احمد بدر الدین حسان کے سامنے اپنے معاملے کی نوعیت واضح کی اور ایدہ وفد ترکی، سوڈان، مراکو، الجزائر اور قطر گیا جہاں ابولہبان نے شیخ یوسف

فاری فہد اللہ

القرضادی کو واقعہ کی نوعیت کے بارے میں بریف کیا۔

⑤ ۱۹ دسمبر ۲۰۰۵ء: ڈنمارک کے ۲۲ سفراء نے ڈینش وزیراعظم کے ۱۲ مسلم سفیروں کو نہ ملنے پر سخت تنقید کی۔ اسی طرح کونسل آف یورپ نے بھی ڈینش گورنمنٹ پر خاگوں کی اشاعت کے خلاف سخت احتجاج کیا اور ان کے آزادی پریس کے نظریہ پر سخت تنقید کی۔

⑥ ۲۹ دسمبر ۲۰۰۵ء: عرب لیگ نے ڈینش گورنمنٹ کو اس معاملہ میں کوئی باقاعدہ ایکشن نہ لینے پر سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔
⑦ یکم جنوری ۲۰۰۶ء: ڈنمارک کے وزیراعظم نے اپنے سالانہ خطاب میں کہا کہ ہمیں بھوت صفت مسلمانوں کے جوابی اقدامات اور کوششوں کو غلط قرار دیتا ہوں۔

⑧ ۷ جنوری ۲۰۰۶ء: سویڈش ایکسپریشن اخبار اور خواتین ایڈیشن کوئل پوسٹن اور اخبار GT نے دو خاگوں کی اشاعت کی۔
⑨ ۱۰ جنوری ۲۰۰۶ء: ناروے کے اخبار میگزین نے تمام کے تمام خاگے شائع کیے۔
⑩ ۲۳ جنوری ۲۰۰۶ء: ڈنمارک حکومت نے سفارتی سطح پر اقوام متحدہ کے رپورٹر کو اس کی ۲۴ نومبر کی درخواست کا جواب ارسال کیا۔

⑪ ۲۴ جنوری ۲۰۰۶ء: سعودی حکومت نے کارٹونسٹ کو سخت سزا دینے کا اپنا پہلا عوامی پیغام جاری کیا۔
⑫ ۲۶ جنوری ۲۰۰۶ء: سعودی حکومت نے اپنے سفیر کو واپس بلا لیا اور ڈنمارک کا مکمل تجارتی بائیکاٹ کر دیا اس کے ساتھ کویت اور دوسرے مشرق وسطیٰ کے ممالک نے بھی مکمل معاشی بائیکاٹ کا اعلان کیا۔

⑬ ۲۷ جنوری ۲۰۰۶ء: جے لینڈز پوسٹن کی ویب سائٹ پر پہلا ایک ہوا اور اس کی ویب سائٹ کو بند کر دیا گیا۔
⑭ ۲۸ جنوری ۲۰۰۶ء: سعودی عرب میں ڈنمارک کے سفیر نے AP ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے جے لینڈز پوسٹن پر سخت تنقید کی اور کہا کہ یہ لوگ اسلامی تعلیمات سے دور کی بھی واقفیت نہیں رکھتے۔ اسی طرح او آئی سی نے مطالبہ کیا ہے کہ ڈنمارک حکومت فوری طور پر خاگوں کی اشاعت کو غلط قرار دے۔ اراٹوڈ (ڈینش فوڈ کمپنی) نے مشرق وسطیٰ کے ایک اخبار کے ذریعے بائیکاٹ ختم کروانے کی کوشش کی۔

⑮ ۲۹ جنوری ۲۰۰۶ء: لیبیا نے ڈنمارک میں اپنا سفارتخانہ بند کر دیا۔ حکومت ڈنمارک نے اعلان کیا ۲۸ جنوری کو جو ڈینش سفیر نے AP ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیا ہے اس کو ڈنمارک حکومت کی ترجمانی نہ سمجھا جائے بلکہ یہ اس کا اپنا نظریہ ہے۔ افغانی صدر حامد کرزئی نے اس کو ایک Mistake (غلطی) قرار دیتے ہوئے کہا کہ امید ہے کہ مستقبل میں میڈیا ایسی غلطیاں نہیں کرے گا۔ ڈینش پریچم کو ناپلس اور بیرن میں جلا یا گیا۔ یمن اسمبلی نے کارٹونز کی اشاعت کو غلط قرار دیا۔ آئی۔ اے۔ ن۔ اقوام متحدہ پر زور دیا کہ اس مسئلہ کا کوئی ایسا مستقل حل تلاش کیا جائے جس سے کسی بھی مذہب کے خلاف زبان درازی ممنوع قرار پائے۔ بحرین اور شام کی حکومت نے بھی کارٹونز کی اشاعت کی مذمت کی۔ فلسطینی اسلامک جہاد موومنٹ نے ڈینش اور نارویجن کو کہا کہ ۲۸ گھنٹوں کے اندر غزہ خالی کر دیں۔ الاقصیٰ بریگیڈ نے ۲ گھنٹوں کے اندر غزہ خالی کرنے کا الٹی میٹم دیا۔ ڈنمارک کے خبر رساں ادارے نے سروے کیا جس میں ۲۱ فیصد لوگوں نے کہا ڈینش وزیراعظم اس کی مسلمانوں سے معذرت

مئی، جون ۲۰۰۶ء

حاکوں کی اشاعت، لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

کریں۔ ۵۲ فیصد لوگوں نے کہا کہ آزادی صحافت ہے اور یہ ڈینش پریس کا حق ہے۔ ۴۴ فیصد لوگوں نے یہ رائے دی کہ ڈینش وزیراعظم کو چاہیے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں ۳۸ فیصد لوگوں نے کہا کہ بے لینڈز پوسٹن کو مسلمانوں سے معافی مانگنی چاہیے۔ ۵۸ فیصد لوگوں نے یہ رائے دی کہ بے لینڈز پوسٹن کا حق ہے اور اس سے وہ مسلمانوں کے تنقیدی مزاج کا اندازہ بھی کر سکیں گے۔ قطر نے ڈینش اشیاء کا مکمل بائیکاٹ کر دیا۔

۳۰ جنوری ۲۰۰۶ء: بے لینڈز پوسٹن نے اپنی طرف سے ایک معافی نامہ جاری کیا جس میں کارٹونز شائع کرنے کے بجائے مسلمانوں کو پہنچنے والی تکلیف پر معافی مانگی گئی تھی۔ فلسطینی تنظیم الفتح نے یورپی یونین کے ایک آفس پر کارٹونز کی اشاعت کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے قبضہ کر لیا۔ ڈینش وزیراعظم نے کہا کہ میں ذاتی طور پر خاکوں کی اشاعت کے معاملہ سے لاتعلق ہوں، لیکن یہ نہیں بتا سکتا کہ اس بارے میں حکومت کا کیا رویہ ہوتا چاہیے۔ یورپی یونین نے یہ کہہ کر ڈنمارک کی پشت پناہی کی کہ یورپی ڈنمارک کی اشیاء کا بائیکاٹ کرنا بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ ڈینش ریڈ کراس نے کہا ہے کہ ڈینش درکر دھمکیاں موصول ہونے کے بعد غرہ اور یمن کو خالی کر رہے ہیں۔ بے لینڈز پوسٹن نے ایک دوسرا کھلا خط شائع کیا جس میں مسلمانوں سے معافی مانگی گئی ہے کہ ہمارے اقدام سے مسلمانوں کو جو تکلیف ہوئی ہے ہم اس پر معذرت چاہتے ہیں۔ عراقی مجاہدین نے ناروے اور ڈنمارک کے خلاف شدید ہڑتال کرنے کا اعلان کیا۔ الاقصی بریگیڈ نے یورپی یونین کے آفس میں پھیل چادی اور اس کے ساتھ یہ دھمکی بھی دی کہ اگر یورپی یونین نے سرکاری طور پر معافی نہ مانگی تو ورکرز کو اغواء کر لیا جائے گا یہاں تک کہ وہ معافی مانگیں۔

۳۱ جنوری ۲۰۰۶ء: ڈینش مسلم ایسوسی ایشن نے کہا کہ ہم بے لینڈز پوسٹن اور ڈینش وزیراعظم کی طرف سے مانگی گئی معافی سے مطمئن ہیں اور اب ملک کی خراب صورتحال کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔ الاقصی بریگیڈ فلسطین نے کہا ہے کہ سیکنڈے نیوین ممالک کے بارے میں جو دھمکیاں دی گئی ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہیں۔ ۷ ارا اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ نے دوبارہ مطالبہ کیا کہ کارٹونز کے Author کو قرار واقعی سزا دی جائے اور اس بات کی یقین دہانی کرائی جائے کہ آئندہ ایسے واقعات نہیں ہوں گے۔ ڈنمارک کے وزیراعظم ایڈرفوگ رسپیوزن نے ایک پریس کانفرنس میں زور دے کر کہا کہ ڈینش یا انگلش عوام کسی ایسے اقدام سے قطعی گریز کریں جس سے حالات خراب ہونے کا خدشہ ہو اور ڈنمارک کی مسلم کمیونٹی سے بھی یہ گزارش کی ہے کہ وہ بھی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کریں اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ پریس کی آزادی ڈینش سوسائٹی کا حصہ ہے اور ہم ابھی کسی ایسی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ میڈیا پہ کوئی پابندی لگا سکیں کہ وہ کیا پرنٹ کرے اور کیا نہ کرے۔ مزید کہا کہ ہم مسلمانوں سے دوبارہ پہلے کی طرح ڈائلاگ چاہتے ہیں جس کی بنیاد دوستی پہ ہو اور ہمیشہ باقی رہے اس نے الجزیرہ ٹیلی ویژن کو درخواست کی کہ وہ کوئی ایسا پروگرام تفصیل دے جس میں ہم ایسیتام امور کی وضاحت کر سکیں۔ بحرین کی نیشنل اسمبلی نے ڈیمانڈ کی کہ ملکہ ڈنمارک اور ڈنمارک گورنمنٹ مسلمانوں سے

فاری فہم اللہ

معافی مانگے۔ ورنہ ہم ڈنمارک کی تمام اشیاء کا سرکاری بائیکاٹ کریں گے اور GCC ممالک کے ساتھ مل کر تیل کی درآمد بھی بند کر دیں گے یا درہے کہ مذکورہ ممالک یومیہ 159000 بیرل تیل برآمد کر رہے ہیں۔ فلسطینی تنظیم حماس نے مطالبہ کیا کہ ۱۲ آرٹسٹ اور بے لینڈز پوسٹن کو سخت سزا دی جائے۔ روسی صدر ویلادی میر پوٹن نے کہا کہ ڈینش حکومت مسلمانوں کی توہین کو آزادا دی صحافت کا نام دے رہی ہے۔ آئس لینڈ کے اخبار DV نے دو خاگوں کی اشاعت کی۔ الجزیرہ ٹیلی ویژن نے ڈنمارک کی مسلم برادری کے بنیادی لیڈر فواد البرازی کا خطاب نشر کیا جس میں انہوں نے ڈنمارک کے قرآن جلانے جیسے عالمگیر اور شرمناک پلان کے بارے میں مسلم ائمہ کو بریفنگ دی اور خبردار کیا۔

© یکم فروری ۲۰۰۶ء: فرانسیسی اخبار فرانس سٹور نے کارٹونز کی اشاعت کی اور مزید ایک اور خاکہ اپنی طرف سے داخل کیا۔ جرمن اخبار ڈی ویٹ، اٹالین اخبار لاسٹیمیا اور ہسپانوی اخبار EP نے خاگوں کی اشاعت کی۔ ڈچ اخبارات واکس کریٹ NRC، ہیڈلنڈ اور ایلویسنے خاگوں کی اشاعت کی۔ شام میں ڈینش سفارتخانے کو ہم کی افواہ پر خالی کر دیا گیا۔ شام نے اپنا سفیر ڈنمارک سے واپس بلا لیا۔ فن لینڈ کے وزیر خارجہ نے ڈنمارک کے انتہائی ست رویہ پر شدید تنقید کی۔ روس کے آرٹھوڈیک چرچ اور مفتیان نے یورپیونز کی کارٹونز دوبارہ شائع کرنے پر سخت تنقید کی۔ چیچن پولیٹیکل لیڈر شال بسیوف نے بھی کارٹونز کی اشاعت پر سخت مذمت کی۔ کوپن ہیگن میں بے لینڈز پوسٹن کے ہیڈ آفس کو ہم سے اڑانے کی دھمکی پر خالی کر دیا گیا۔ ملائیشیا کی ایک طاقتور مسلم آرگنائزیشن نے مطالبہ کیا کہ ملائیشین گورنمنٹ کارٹونز کی اشاعت پر ڈنمارک حکومت کے خلاف پوزور احتجاج کرے۔ انڈونیشیا کی وزارت داخلہ کے ترجمان نے کارٹونز کی اشاعت یہ کہتے ہوئے مذمت کی ہے کہ پریس کی آزادی کا مفہوم مذہب کی توہین نہیں ہے۔ عمانی تاجروں نے ڈنمارک کی اشیاء کا بائیکاٹ کر دیا۔

© ۲ فروری ۲۰۰۶ء: جرمن اخبار ڈائی ریٹ نے کارٹونز شائع کیے۔ ڈنمارک کے وزیر اعظم نے العربیہ ٹیلی ویژن پر خطاب کیا۔ جاردن کے اخبار الشیہان نے کارٹونز شائع کیے جس پر اس کے میجر کو گولی مار دی گئی۔ امریکن اخبار نیویارک سن ایٹلیجن اخبار سٹور نے کارٹونز کی اشاعت کی۔ فرانسیسی اخبار 'لی موئنڈ' نے آپ ﷺ کے (نعوذ باللہ) چہرے کا خاکہ شائع کیا اور نیچے لکھا: "I MAY NOT DRAW PROPHET" نحاروف میوزیم کے ڈائریکٹر 'یوری سموڈروف' نے 25 hours ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہم ان کارٹونز کی نمائش منعقدہ رائیں گے اور مزید یہ کہ سلمان رشدی کے بدنام زمانہ ناول Shtanic Verses کے نیو ایڈیشن میں ڈینش کارٹون بھی شامل کر کے شائع کریں گے۔ ملا کریکر جو کہ انصار الاسلام کے لیڈر ہیں اور تاروے میں رہ رہے ہیں، نے کہا کہ 'کالزنا'م۔ خلاف جنگ کا اعلان ہیں اور ہم اس جنگ کے لیے تیار ہیں۔ ۵۰ ہزار ڈک ملکوں کے بپس نے کارٹونوں کی اشاعت پر سخت تنقید کی و رکھا کچھ لوگ بار بار یہ حرکات کر رہے ہیں وہ خطرناک عزائم رکھتے ہیں ان کو کس نے یہ اجازت دی ہے کہ وہ بالکل آزاد ہو کر ہر وہ کام کریں جس کو وہ اچھا سمجھتے ہیں اور جس میں کسی مذہب اور عقیدہ کی توہین کی جائے۔ الاقصیٰ بریگیڈ نے یورپی یونین کے

خاکوں کی اشاعت، لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

آفس کا محاصرہ کر لیا اور احتجاجاً ایک جرمن باشندے کو اغواء کر لیا۔ برٹش اسلامک گروپ العربیہ نے ایک مضمون شائع کر دیا جس میں یہ کہا کہ جن لوگوں نے محمد عربی ﷺ کی توہین کی ہے ان کو قتل کر دو اور اس پر قرآن وحدیث سے دلائل دیئے ہیں۔ ڈینش کمپنی ارلا فوڈز نے رپورٹ دی کہ بایناٹ کی وجہ سے کروڑوں ڈالر کے گھائے پڑ رہے ہیں۔ برٹش نیشنل پارٹی نے اپنے ویب پیج پر کارٹونز شائع کیے۔

⑤ ۳۰ فروری ۲۰۰۶ء: ڈنمارک کے وزیر اعظم نے متعدد سفیروں سے ملاقات کی جس پر مصری سفیر نے کہا کہ ڈنمارک حکومت مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لیے سخت کوشش کرے۔ انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں مشعل مظاہرین نے ڈینش سفارتخانہ بند کرنے کا مطالبہ کیا اور تمام فرنیچر باہر نکال دیا۔ بعد ازاں سفیر نے مظاہرین کے لیڈر سے مذاکرات کیے جس پر صورتحال کنٹرول میں آئی۔ انڈین نیوز پیپر دی ٹائم آف انڈیا نے ۱۲ خا کے شائع کیے جس پر مسلمانوں نے اس کی کاپیاں جلادیں۔ برطانیہ کے سیکرٹری خارجہ نے یورپی میڈیا پر پابندی لگائی کہ وہ کسی قسم کے خا کے شائع نہ کریں۔ آسٹریلیئن ٹیلی ویژن SBS اور ABC نے اپنی رات کی خبروں میں کارٹونز نشر کیے۔ بیلجئین مسلمانوں نے کہا ہے کہ کارٹونز کی اشاعت اسلام پر ایسا حملہ ہے جسے کسی طرح بھی قبول نہیں کیا جاسکتا۔ لندن میں مسلم کمیونٹی نے مرکزی جامع مسجد لنڈن سے لے کر ڈینش سفارتخانے تک ایک لانگ مارچ کیا مظاہرین نے مختلف قسم کے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ ڈینش مسلم امام احمد ابولبان اور جے لینڈز پوسٹن کے کلچرل ڈائریکٹر ڈینش TV کے پروگرام Hard Talk میں اکٹھے ہوئے۔ US ڈیپارٹمنٹ آف سٹیٹ کے ترجمان نے کہا کہ ہم پریس کی آزادی کے حامی ہیں، لیکن اس آزادی کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ مذاہب کی توہین کی جائے اور ایسی حرکات کسی طرح بھی قبول نہیں کی جائیں گی۔ پاکستانی سینٹ نے یہ متفقہ قرارداد پاس کی کہ ہم ڈینش نیوز پیپر کی اس گستاخانہ اور معیوب حرکت پر سخت مذمت کرتے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ کے جج محمد جیمائے نے ایک درخواست کی فوری سماعت کرتے ہوئے پورے ساؤتھ افریقہ میں کارٹونز کی اشاعت پر پابندی عائد کر دی بعد ازاں بعض پولیٹیکل اور رسول تنظیموں نے اس فیصلے کے خلاف ترویجی بیانات دیئے۔ بیلجئین نیوز پیپر زلارلبر نے ایک گیم شائع کی جس میں نقطوں کی مدد سے خا کے بنانے کی توہین آمیز حرکت کی گئی۔

⑥ ۴ فروری ۲۰۰۶ء: نیوزی لینڈ کے ڈیلی اخبار The Dominion Post نے خا کے شائع کیے اور ان کے ساتھ ایک وضاحتی آرٹیکل بھی شائع کیا۔ پولینڈ کے اخبار ریزیز پوسپولینا نے خا کے شائع کیے۔ زیگ اور ایم۔ ایف۔ ڈی۔ این۔ ای۔ ایس نے اس پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ لندن میں ڈینش سفارتخانے کے باہر مسلم مظاہرین نے منظم انداز سے مظاہرے کیے۔ سیریا کی وہ بلڈنگ جس میں 'ڈنمارک' اور 'چلی' کے سفارتخانے تھے، اس میں مظاہرین کی طرف سے بم پھینکے جانے پر آگ بھڑک اٹھی۔ جس سے ڈنمارک کے سفارتخانے کو بند ہونے کی وجہ سے جزوی نقصان پہنچا اس حادثہ کی بناء پر ڈنمارک کی وزارت خارجہ نے اعلان جاری کیا کہ سیریا میں جو بھی ڈینش لوگ رہتے ہیں فوراً سیریا سے نکل جائیں۔ ڈنمارک کا سفارتکار حملے سے پہلے سیریا کی گورنمنٹ سے کہہ چکا تھا کہ عمارت کا ایچھے طریقے سے دفاعی انتظام کیا جائے۔ ڈینش حکومت نے سیریا سے سیاسی تعلقات منقطع

قاری فہم اللہ

نہیں کیے۔ ناروے کے سفارتخانے کی بلڈنگ میں حملہ کے باعث آگ بھڑک اٹھی ناروے کے وزیر خارجہ نے تمام ناروین لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ فوراً سیریا سے نکل جائیں۔ 'ہوئی سی' نے کہا ہے کہ آزادی اظہار رائے کا مطلب یہ نہیں کہ دیگر مذاہب کے عقائد کو نشانہ بنایا جائے، لیکن گورنمنٹ کو کسی اخبار کے خلاف ایکشن لینے کا اختیار نہیں ہونا چاہیے۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کوئی عنان نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ڈنمارک کے سب سے پہلے خاکے شائع کرنے والے اخبار کی معذرت قبول کر لیں۔ امریکہ نے سیریا پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ڈیماسکو میں سفارتخانے کی مناسب حفاظت سے قاصر رہا ہے۔ وائٹ ہاؤس نے بیان جاری کیا ہے کہ ہم اپنے یورپی اتحادی اور ڈنمارک کی خود مختاری پر ان کے ساتھ ہیں اور سیریا کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہیں۔ ایرانی صدر احمدی نژاد نے کہا کہ خاکے شائع کرنے والے تمام ممالک سے بائیکاٹ کیا جائے۔ ڈنمارک حکومت نے جے لینڈز پوسٹن کو دباؤ کے باوجود اپنی رائے کا کھل کر اظہار کرنے پر کٹوریہ ایوارڈ دیا۔ غزہ میں موجود جرمنی کا ثقافتی ناظر مظاہرین نے تباہ کر دیا۔ یو کے کے وزیر اطلاعات نے، سنڈے ٹیلیگراف کو انٹرویو دیتے ہوئے کہ ۳۰ فروری کو مسلمان مظاہرین نے ایسے پلے کارڈ (کتبے) اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا "کارٹونسٹ کو قتل کیا جائے" اور مظاہرین کی پولیس سے بھی ہاتھ پائی ہوئی۔ ایران نے خاکے شائع کرنے والے تمام ممالک سے اپنے سفراء کو واپس بلا لیا ہے اور ان ممالک کے صحافیوں کی ایران آمد پر پابندی عائد کر دی۔ ڈنمارک کے بیروت میں واقع سفارتخانے کے باہر مظاہرہ کرتے پر پولیس نے بہت سے مظاہرین کو گرفتار کر لیا جن میں سے نصف سیریا کے باشندے تھے۔ لبنان میں مظاہرین نے ڈنمارک کے سفارتخانے کو نشانہ بناتے ہوئے نقصان پہنچایا۔

۶ فروری ۲۰۰۶ء: یوکرائن کے اخبار 'سیوڈنیا' اور سلوینی اخبار 'فلکیڈنا' نے کارٹون شائع کیے۔ دس ہزار پر امن مظاہرین نے فرانس کے شہر پیرس میں تین گھنٹے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر پیدل مارچ کیا۔ فرانسیسی وزیراعظم، ڈومینک ڈی ویلیپین نے خاکوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے تشدد کو نفی کی جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور اس نے بردباری اور دوسرے مذاہب کا احترام کرنے کی اپیل کی۔ افغانستان میں تین مظاہرین جو خاکوں کے خلاف مظاہرہ کر رہے تھے کو قتل کر دیا گیا۔ ڈنمارک کی وزارت خارجہ نے اپنے باسیوں سے کہا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل ملک میں چھٹیاں گزارنے مت جائیں، مصر، مراکش، تیونس، الجزائر، لیبیا، اومان، متحدہ عرب امارات، قطر، بحرین، جوردن، ایران، پاکستان اور افغانستان۔ یاد رہے ان ممالک میں سفر کے لیے ۳۰۰۰ ہزار لوگوں نے ٹکٹ خرید لیے تھے۔ احمد اکری جو ڈنمارک پر ۲۹ مسلم تنظیموں کے ترجمان ہیں، نے ڈنمارک کے وزیراعظم اینڈروگ رازمیوش کو درخواست کی ہے کہ وہ ٹیلی ویژن پر آکر وضاحت کریں کہ ڈنمارک کے وزیراعظم یا ملکہ نے ان لوگوں کو کیوں پناہ دے رکھی ہے۔ آئرلینڈ کی انکومی کلاس مسافر ائیر لائن (شرٹلک اے/ایس) نے اپنی مصر کی تمام پروازیں اس وقت روک دیں جب ڈنمارک کی وزارت خارجہ نے انہیں تنبیہ کی۔ انڈونیشیا میں مظاہرین نے ڈنمارک کے کونسل خانے کو شدید نقصان پہنچایا علاوہ ازیں انہوں نے

مئی، جون ۲۰۰۸ء

امریکی سفارتخانے میں بھی توڑ پھوڑ کی کوشش کی۔ امریکی سفارتخانے پر حملے کے دوران ان کی پولیس سے مذہبیڑ ہوئی اور انہیں انتباہ کیا گیا کہ اگر وہ آگے بڑھے تو انہیں گولی ماری جائے گی۔ لبنانی گورنمنٹ نے ڈنمارک حکومت پر واضح کیا کہ وہ ڈینش سفارتخانے کو تحفظ فراہم کرنے سے قاصر ہے۔ ایران کے شہر تہران میں آسٹریلیا کی سفارتخانے پر بموں سے حملہ کیا گیا تاہم آگ پھیل نہ سکی اور سکیورٹی فورسز نے جلد اس پر قابو پایا یہ بھی یاد رہے کہ آسٹریلیا یورپی یونین کا موجودہ چیئر مین ہے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے کہا کہ ڈنمارک کے لیے ہماری تمام تر سپورٹ اور قوت مہیا ہے۔ اسی طرح کے ریمارکس ٹیڈ کے جنرل سیکرٹری جیپ ڈی ہوپ شیفر نے ڈنمارک کے لیے دیے۔ اسرائیل کے انگریزی اخبار 'دی یروشلیم' نے بھی یہی کارٹون چھاپے اگرچہ وہ اس قدر چھوٹے تھے کہ انہیں دیکھنا بھی مشکل تھا۔ ایران نے ای۔ یو سے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی تمام تر تجارت ڈنمارک سے منقطع کر دی۔ انڈونیشیا میں ملازمین کی استدعا پر ڈینش سفارتخانہ بند کر دیا گیا۔ ایران میں موجود ڈنمارک کے سفارتخانے کی بلڈنگ پر ۲۰ دہائیوں سے حملہ کیا گیا تاہم بلڈنگ محفوظ رہی۔ ڈنمارک میں موجود امریکی سفیر نے بیان دیتے ہوئے کہا ڈنمارک کے میڈیا کی امریکہ مکمل ۱۰۰ فیصد تائید کرتا ہے اس نے یہ بھی کہا کہ امریکہ میڈیا کی مکمل آزادی پر یقین رکھتا ہے اور وہ ڈنمارک کے میڈیا کے متعلق کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔ سیریا کے مفتی اعظم نے ڈنمارک سے تعلق منقطع کر دیے اور کہا کہ جو نبی حالات بہتر ہوں گے ان تعلقات کو دوبارہ بحال کر دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ دس ہزار مظاہرین نے ڈنمارک کے سفارتخانے کا گھیراؤ کیا جب کہ اسے جلانے میں دس یا پندرہ افراد کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے دوبارہ اس سے بہتر تعمیر کر کے ڈینش لوگوں کو تحفہ دیں گے یہ باتیں انہوں نے TV2 کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں اور ڈنمارک کے لوگوں کو قرآن کا تحفہ دیا۔ سیریا نے ڈنمارک کے سفارتخانے کی حفاظت نہ کر سکنے پر سرکاری طور پر ڈنمارک سے اظہار افسوس کیا۔ ڈینش ایجوکیشنل کونسل جو کہ چیچنیا میں سب سے بڑی انسانی فلاجی تنظیم ہے یہ چیچنیا اور ڈلگیشس میں بہت سے لوگوں کو خوراک مہیا کرتی ہے، سے چیچن حکومت نے کہا ہے کہ موجودہ انتشار کے پیش نظر وہ چیچنیا سے نکل جائے یا در ہے کہ اس تنظیم کو سوڈان میں بھی امدادی کام کرنے میں دشواریوں کا سامنا ہے۔ ایک ایرانی اخبار ہمشاری نے 'ہولوکاسٹ' پر ایک کارٹون بنانے کے مقابلہ کیا ہے جو کہ جیلیئرز پوسٹن اخبار میں چھپنے والے کارٹون کی جوابی کاروائی ہے۔ بلگرام ایریس کے قریب دو آدمی احتجاجی مظاہرے میں مارے گئے۔ ڈنمارک کا باشندہ جو اس بدامنی کو پھیلانے کا ذمہ دار ہے، نے کہا ہے کہ اپریل ۲۰۰۳ء میں نے عیسیٰ کے یومِ آخرت کے حالہ سے کارٹون بنا کر اس اخبار کو بھیجے، لیکن اس کے ایڈیٹر نے یہ کہتے ہوئے انہیں واپس کر دیا کہ میں نہیں سمجھتا کہ لوگ اسے حقیقت سمجھتے ہوئے اس سے محفوظ ہوں لہذا کارٹون نہیں چھاپے گئے۔ ایک ہزار نے فرانس کے شہر پیرس میں دوبارہ یہی خاکے یورپی یونین کے اخبار میں چھپنے پر احتجاج کیا۔ ایک ڈینش باشندے نے جے لینڈز پوسٹن اخبار کے خلاف ملک میں بدامنی پھیلانے کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ ٹیری ڈیوس جو کہ یورپی یونین کا جنرل سیکرٹری ہے نے کہا کہ اگرچہ کارٹون شائع کرنا قانوناً ٹھیک تھا، لیکن اس میں اخلاقی

حدود سے تجاوز کیا گیا۔

© ۷ فروری ۲۰۰۶ء: ایران کے شہر تہران میں ڈنمارک کنسل کے سامنے مظاہرین پر آنسو گیس کی شیلنگ کی گئی۔ افغانستان میں ہزاروں مظاہرین کے پولیس اور نیٹو کے امن دستوں کے مابین جھڑپیں ہوئیں۔ افغانستان کے مغربی صوبے فریاب کے دارالخلافہ میمان میں ایک ملٹری بس کے اندر ۳۳ افراد اس وقت ہلاک ہو گئے جب مظاہرین نے ان پر حملہ کیا۔ کچھ دیر بعد میں اور افراد جن میں ۵ ناروے کے باشندے تھے ایک گرینڈ کے پھٹنے سے زخمی ہو گئے۔ اٹلی کے وزیر اعظم سلویڈور نے ترکی سے کہا ہے کہ اس تعصب کا خاتمہ کرنا چاہیے۔ یہ بات اس نے اس وقت کہی جب روسن کیتھولک کا ایک پادری قتل کیا گیا۔ طالبان نے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ خاکے شائع کرنے والوں کے خلاف اعلان جہاد کیا جائے۔ ایک تحقیق کے بعد ڈینش پولیس اس نتیجے پر پہنچی کہ ایک گارڈ کو دو ترکیوں کے قتل کرنے والی کہانی جھوٹی ہے۔ طلباء کے ایک اخبار کے ایڈیٹر کو اس وقت معطل کر دیا گیا جب اس نے محمد ﷺ کے خاکے شائع کیے۔ کارڈف یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس یونین کا اخبار ’میر ریڈ‘ وہ پہلا اخبار ہے جس نے آپ ﷺ کے خاکے شائع کیے جو عالمی مظاہروں کا سبب بنے انہوں نے اس کی آٹھ ہزار کاپیاں جلا دی تھیں۔ تہران میں تقریباً ایک سو مظاہرین نے ناروے کے سفارتخانے پر حملہ کیا اس پر پتھراؤ کیا اور دستی بم پھینکے۔ ڈینش طلباء تنظیموں نے مل کر آرس میں پرامن احتجاج کیا، لیکن یہ احتجاج ڈنمارک کے حق میں تھا۔ اس کا مقصد مسلم امہ پر واضح کیا کہ ڈنمارک حکومت اس مسئلہ میں شہنائیں ہے بلکہ عوام بھی اس کے ساتھ ہے۔ امریکی صدر بش نے اینڈرز فوگ کو نوں کر کے یقین دلایا کہ وہ ان حالات میں ڈنمارک کے ساتھ ہیں۔ نیویارک پولیس نامی رسالے کے ذمہ داران نے خاکے شائع کرنے پر احتجاجاً واک آؤٹ کیا۔ ریپبلک نامی اخبار نے چار خاکے شائع کیے۔ یعنی گورنمنٹ نے دو پرائیویٹ اخبار ’نیمین ویزور‘ اور ’الجرو بیبے‘ کے لائسنس اس وجہ سے منسوخ کر دیے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے منسوب خاکوں کی اشاعت کی۔

© ۸ فروری ۲۰۰۶ء: فرانس کے ہفتہ وار میگزین ’جارجی‘ حبیبدو نے ۱۲ کارٹون شائع کیے ان کے ساتھ ایک نیا کارٹون بھی شائع کیا جو آپ ﷺ کی طرف منسوب تھا۔ یہ کارٹون فرانسیسی خاکہ نویس ’کابو‘ نے بنایا کہ مذکورہ اخبار کو اشاعت سے پہلے ’فرینچ مسلم آرگنائزیشن‘، ’فرینچ کنسل آف مسلم فیتھ پیرس‘ کی طرف سے روکا گیا تھا۔ ڈنمارک کے غیر ملکی قوانین کے ماہر جینز نے کہا کہ میرے خیال کے مطابق خاکے شائع کرنے والے اخبار کے چیف ایڈیٹر کارسٹن خاکوں کی اشاعت سے مبرا ہیں۔ برازیل کے سب سے زیادہ فروخت ہونے والے میگزین ’وجاء‘ نے بھی تین کارٹون شائع کیے اور یہی خاکے ان کی ویب سائٹ پر بھی موجود تھے۔ کینیڈا اور آئرلینڈ کی کنگ ایڈورڈ یونیورسٹی کے منتظمین نے طلباء اخبار، کیڈر کو ایک کمپس میں خاکے شائع ہونے کے بعد تقسیم کرنے کا حکم جاری کیا۔ اگرچہ کمپس کے منتظمین نے اس کی دو ہزار کاپیاں اپنے قبضے میں لے لیں۔ کینیڈا کی سینٹ میری یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر پینٹر مارچ نے خاکے شائع کرنے والے اخبار کی اس کاپی کو جو اس کے دفتر کے پتہ پر ارسال کی گئی تھی طلباء کے احتجاج پر نذر آتش کر دیا۔ ایرانی اخبار نے ہولو کاسٹ کے کارٹون شائع

خاکوں کی اشاعت، لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

کیے چند دنوں بعد جب جے لینڈز پوسٹن کو اس کے خاکے شائع کرنے کے بارے میں کہا گیا تو چیف ایڈیٹر نے کہا کہ ہم ہولوکاسٹ کے خاکے شائع کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں کیونکہ حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔

⑤ ۹ فروری ۲۰۰۶ء: مصری اخبار القمر نے اپنی ویب سائٹ سے اکتوبر ۲۰۰۷ء کے اخبار کے سرورق جس پر خاکے تھے کو ختم کر دیا۔ روس کے اخبار ولگوگرید اور جورڈسکا کی وزٹ نے ایک نیا کارٹون جس کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کی گئی تھی شائع کیا۔ جاپانی گورنمنٹ کی مداخلت کے باوجود اس اخبار نے یہ کہتے ہوئے خاکے شائع کر دیے کہ میڈیا آزاد اور خود مختار ہے حکومت اس میں مداخلت نہ کرے۔ خاکوں کے شائع ہونے پر جاپانی حکومت نے کوئی ایکشن نہ لیا۔ روزنامہ اللینس، اللینس کی یونیورسٹی کا سرکاری اخبار ہے اس نے چھ خاکے شائع کیے۔ سویڈن کے اخبار نے اطلاع دی کہ دفتر خارجہ کی یقین دہانی کے باوجود یہ خاکے ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ نیویارک ٹائم نے مکہ میٹنگ میں کہا کہ کارٹونز کی اشاعت واضح ترین ظلم ہے۔

⑥ ۱۰ فروری ۲۰۰۶ء: احمد ابولبان نے ڈنمارک کو بہترین اور معتدل ملک قرار دیا ہے اور کہا کہ اس کے خلاف تشدد بند کیا جائے۔ ناروے کے عیسائی اخبار میکازینٹ کے ایڈیٹر نے خاکوں کی اشاعت پر معذرت کی۔ ناروے مسلم تنظیم نے اس کی معذرت قبول کر لی اور امید کی کہ اس معاملے کو ختم کر دیا جائے گا۔ کینیا میں جھگڑے کے دوران ایک آدمی جو خاکوں کے خلاف احتجاج کر رہا تھا مارا گیا۔ رپورٹرز کے مطابق کینیا کی پولیس نے مظاہرین پر فائرنگ کی۔ جس کے نتیجے میں ایک آدمی شدید زخمی ہو گیا۔ ایشیائی مسلمانوں نے بڑی بڑی ریلیاں نکالیں۔ قیسنڈونائیں دو اخبارات، 'وم' اور 'ویسٹ' نے ۱۲ خاکے شائع کیے۔ ڈنمارک کے سفراء اور سیاسی ملازمین نے نامساعد حالات کی بناء پر ایران، سیریا اور انڈونیشیا کو چھوڑ دیا۔

⑦ ۱۱ فروری ۲۰۰۶ء: پیرس میں اینٹی کارٹونز مظاہرین نے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا۔ بہنوں کو رلا کر، بھائیوں کو ستا کر تم نے محمد ﷺ کی توہین کی ہے۔ اس اشتعال انگیز کام کو ختم کیا جائے۔

⑧ ۱۲ فروری ۲۰۰۶ء: آئرلینڈ کے صدر نے خاکوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کا مشتعل ہونا بجا ہے۔

⑨ ۱۳ فروری ۲۰۰۶ء: ایران کے سب سے معروف اخبار نے ہولوکاسٹ پر کارٹونز کے مقابلہ کا اعلان کیا۔ ہمشاری نامی جریدے کا کہنا ہے کہ اس سے ہمارا مقصود مغرب کے دعویٰ آزادی اظہار رائے کا پتہ لگانا ہے، یہ ڈنمارک کے اخبار میں آپ ﷺ کے خاکے شائع کرنے کی جوابی کارروائی ہے۔ ہمشاری اخبار کے مطابق آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والا خاکہ نویس 'مائیکل' آج کل تنقید کا شکار ہے، کیونکہ یہ بھی اس مقابلہ میں شریک تھا۔

⑩ ۱۴ فروری ۲۰۰۶ء: ساؤتھ افریقہ میں دو اخبارات نے خاکے شائع کیے۔ فن لینڈ میں خاکے شائع کرنے والے اخبارات کے خلاف تحقیقات کا فیصلہ کیا گیا۔ پاکستان میں ہزار سے زائد مظاہرین نے کئی مغربی مصنوعات کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے صوبائی اسمبلی کو نقصان پہنچایا۔ اس دوران دو آدمی مارے گئے۔ اطالوی وزیر نے ایک ایسی ٹی شرٹ پہنی جس پر آپ ﷺ سے منسوب خاکے پٹے ہوئے تھے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس یہ کارٹونوں والی ٹی شرٹ ہے جسے میں نے سب سے پہلے بین کر مسلمانوں کو اشتعال دلایا ہے۔

فاری فہد اللہ

⑤ ۱۵ فروری ۲۰۰۶ء: ایک انڈین ملاح کو اس کے ساتھی نے اس وقت موت کے گھاٹ اتار دیا جب اس نے خاکوں کے حوالہ سے کوئی بات کی۔ نیلا میں ڈنمارک کے سفارتخانے کے باہر مظاہرین نے پلے کارڈ (کتبے) اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا کہ اسلام کی توہین کرنے والوں کو قتل کیا جائے۔ انسانی حقوق کی علمبردار این۔ جی۔ اوز نے کارٹونز کے خلاف مقدمہ دائر کروایا۔

⑥ ۱۶ فروری ۲۰۰۶ء: یورپی یونین نے ایک قرارداد منظور کی جس میں خاکوں کو ناپسندیدہ فعل قرار دیا گیا۔ پارلیمنٹ نے مزید یہ بیان جاری کیا کہ ہم ڈنمارک اور اس طرح کے دوسرے ممالک جن کے اخبارات وغیرہ نے خاکے شائع کیے ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں اس بیان میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ اگرچہ اس حرکت سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچی ہے تاہم وہ پرامن احتجاج کا حق رکھتے ہیں اور مزید یہ کہا کہ آزادی اظہار رائے کو کسی پابندی سے ختم نہیں کیا جانا چاہیے۔ کراچی میں لگ بھگ چار ہزار مظاہرین نے مارچ کیا اور ڈنمارک کے وزیراعظم کا پتلا نظر آتش کیا۔

⑦ ۱۷ فروری ۲۰۰۶ء: پاکستان کے معروف عالم دین یوسف قرضاوی نے خاکہ نویس کو قتل کرنے والے کے لیے ایک ملین ڈالر اور ایک کار کے انعام کا اعلان کیا۔ اتر پردیش (انڈیا) کے منسٹر نے 11.5 ملین ڈالر کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انعام اس آدمی کے لیے ہے جس نے کسی بھی خاکہ نویس کو قتل کیا۔ بن غازی (لیبیا) میں ہزاروں مظاہرین نے ڈنمارک کے سفارتخانے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں گیارہ ہلاکتیں ہوئیں۔ بظاہر یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس حملہ کے پیچھے اطالوی منسٹر روبوٹ کا ہاتھ تھا جس نے ایک روز بعد استعفیٰ دے دیا تھا۔ تنزانیہ کے شہر دارالسلام میں ڈنمارک اور ناروے کے سفارتخانوں نے اپنے دفاتر مظاہرین کے خوف سے بند کر دیے ہیں۔ مظاہرین کا حکومت سے یہ مطالبہ تھا کہ ۲۱ روز میں ان سفارتکاروں کو واپس بھیج دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو تنزینیا کے تمام مسلمان ڈنمارک اور ناروے کی تمام چیزوں کا بائیکاٹ کرنے کے ساتھ ان سے تمام سیاسی تعلقات ختم کر دیں گے۔ موزنیک میں 'ساوانا' نامی اخبار نے آٹھ خاکے شائع کیے۔ ہانگ کانگ میں ہزاروں مسلمانوں نے خاکوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔

⑧ ۱۸ فروری ۲۰۰۶ء: لیبیا میں مظاہروں کے پریش کی وجہ سے اطالوی منسٹر نے اطالوی وزیراعظم کے کہنے پر استعفیٰ دے دیا۔ نائب منسٹر نے روم کی مسجد اکبر کے دورہ کا اعلان کیا ہے۔ کوپن ہیگن میں تین ہزار مظاہرین نے پرامن احتجاج کیا۔ ان کا پیغام تھا کہ مذہب اور ثقافت کے معاملہ میں مسلمانوں سے مکالمہ کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ایسے کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا کہ آزادی اظہار کے ساتھ (دیگر مذاہب) کی عزت ضروری ہے اس امر کے لیے بردباری کی ضرورت ہے۔ مغربی ناہنجریا میں ساٹھ مظاہرین مظاہرہ کے دوران قتل کر دیے گئے۔ ان مظاہرین نے عیسائی چرچ اور املاک کو نذر آتش کیا۔

⑨ ۱۹ فروری ۲۰۰۶ء: تقریباً چار ہزار مظاہرین نے انڈونیشیا جاکارتہ میں امریکہ کے سفارتخانے کے دروازوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی، امریکہ کے جھنڈے نظر آتش کیے اور بھرپور امریکہ مخالف نعرے بازی کی۔ ترکی کے دارالحکومت استنبول میں فیلیمسٹی پارٹی نے احتجاجی مظاہرہ کیا جس میں لاکھوں افراد شریک ہوئے۔

مئی، جون ۰۸ء

خاکوں کی اشاعت، لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

© ۲۰ فروری ۲۰۰۶ء: ڈنمارک کے اخبار پولیٹیکن نے لکھا کہ اکتوبر میں ۱۱ سفیروں نے اپنے خط میں کہا تھا کہ وہ اسلام کے متعلق حالات حاضرہ میں اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ ڈنمارک کے وزیر اعظم نے دوبارہ کہا کہ خط میں صرف جے لینڈز پوسٹن اخبار کے خلاف کارروائی کرنے کا کہا گیا تھا۔ پوپ نے لوگوں سے کہا کہ انہیں کسی بھی مذہب اور اس کے اشعار کی عزت کرنی چاہیے اور ایسی تمام باتوں سے احتراز کرنا چاہیے جس سے مذہبی احساسات مجروح ہوں۔

© ۲۱ فروری ۲۰۰۶ء: عیسائیوں نے آئسٹن کے شہر میں فسادات برپا کیے جبکہ مسلمانوں نے باؤچی شہر میں ہنگامہ کیا۔ تاہم پاپائی کے دوسرے شہر 'میڈوگری' میں فسادات ہوئے۔ ان دونوں واقعات میں ۲۳ لوگ ہلاک ہوئے۔ آئی سی نے خاکوں کی وجہ سے ہونے والے جھگڑے اور ڈنمارک کے کارٹونسٹ کی موت کے فتوے کی مذمت کی۔ بیلارکس کے اخبار ودا نے ۱۲ کارٹونز شائع کیے۔ لتھوانیا کے صحافیوں اور ناشران کی جماعت برائے خلائیات نے اپنے بیان میں کہا کہ محمد ﷺ کے خاکوں کی اشاعت لتھوانیا کے قانون اور صحافتی اقدار سے متصادم نہیں ہے۔ کمیشن نے یہ فیصلہ بھی دیا کہ بی۔ این۔ ایس کے مطابق یہ خاکے مذہبی بنیادوں پر نفرت میں اضافہ کا باعث نہیں ہیں۔

© ۲۲ فروری ۲۰۰۶ء: برٹش نیشنل پارٹی نے برطانیہ میں اپنی ویب سائٹ پر سخت خیالات کے اظہار کے ساتھ کارٹونز کی اشاعت کی اور انکی اس حرکت کو بڑی سیاسی جماعتوں نے تنقید کا نشانہ بنایا۔

© ۲۶ فروری ۲۰۰۶ء: پچیس ہزار لوگوں نے پاکستان کے شہر کراچی میں احتجاج کیا اور امریکہ مردہ باؤیورپی ممان کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کرو جیسے نعرے لگائے۔ پولیس نے پاکستان کے شہر لاہور میں بھی درجنوں سخت مسلمانوں کو احتجاج سے روکنے کے لیے گرفتار کیا۔

© ۲۷ فروری ۲۰۰۶ء: یورپی یونین نے پیر کے دن محمد ﷺ کے خاکوں کے خلاف افسوس کا اظہار کیا، لیکن ساتھ ہی یورپی مفادات کے خلاف رد عمل پر بھی افسوس کا اظہار کیا۔

© ۲۸ فروری ۲۰۰۶ء: یونیورسٹی آف کیلیفورنیا، کیلیفورنیا کالج اور ریپبلکن کلب نے کارٹونز کی نمائش کی اور دہشت گردی کے خلاف دوسرے زائد طلبہ نے احتجاج کیا۔

© یکم مارچ ۲۰۰۶ء: سلمان رشدی، آیان ہرئی علی، تسلیمہ نسرین، برنارڈ ہنری لیوی، ارشاد مانچی، ابن ورق ان درجن بھر مصنفوں میں سے ہیں جنہوں نے فرانس کے ہفت روزہ اخبار چارلی ہبڈو میں اپنے ناموں کے ساتھ اسلامی اقدار کے خلاف بیان دیے۔ اقوام متحدہ کی تنظیم بحالی برائے فلسطینی مہاجرین (یوان ڈیلیو آراے) نے ڈنمارک کے سفیروں کو پر تشدد دھمکیاں ملنے کے بعد تمام سینڈے نیوین شہریوں کو فلسطینی علاقوں کو چھوڑنے کا کہا۔ ڈنمارک پولیس نے عوام کو مسلمان اقلیت کے خلاف مزید الزامات لگانے سے منع کر دیا اور کہا ڈنمارک کی سلیمت کیلئے اس کیس کی حقیقت تبدیل نہیں کی جائے گی۔ ۶۳ فیصد فلسطینیوں نے خاکوں کے خلاف احتجاج کیا۔

© ۲ مارچ ۲۰۰۶ء: بدنام زمانہ فرانسیسی اخبار چارلی ہبڈو فرانسیسی فلم کونسل کے خلاف مقدمہ جیتا جو کہ اخبار کی

فاری فہد اللہ

- بندش کے لیے کیا گیا تھا۔ اخبار نے اس سال کے شروع میں محمد ﷺ کے کچھ اور خاکے بنا کر شائع کر دیئے۔
- ⑤ ۳ مارچ ۲۰۰۶ء: چارلی ہبڈو میں شائع شدہ خاکوں کو بے لینڈز پوسٹن نے دوبارہ شائع کیا۔
- ⑥ ۱۵ مارچ ۲۰۰۶ء: لندن میں خاکوں کے خلاف مظاہرہ کرنے والے مظاہرین میں سے پانچ کو گرفتار کر لیا گیا۔
- ⑦ ۱۷ مارچ ۲۰۰۶ء: اس معاملہ پر ڈنمارک کی مسلم تنظیموں نے ڈنمارک کے خلاف اقوام متحدہ کے ادراہ برائے انسانی حقوق میں شکایت درج کروائی۔
- ⑧ ۲۰ مارچ ۲۰۰۶ء: ایک پاکستانی سٹوڈنٹ عامر چیمہ اخبار ڈائی ویٹ کے دفتر میں مسلح داخل ہوا اور راجر کوپن پر حملے کی کوشش کی جس پر برلن پولیس نے گرفتار کر لیا اور بعد ازاں جیل میں تشدد کر کے شہید کر دیا۔ پاکستان میں اس کی نماز جنازہ میں پچاس ہزار لوگوں نے شرکت کی۔
- ⑨ ۲۱ مارچ ۲۰۰۶ء: ویلینز میں ایک چرچ نے اپنے ڈسٹری بیوٹرز سے درخواست کی کہ اس سے لاشعوری طور پر کارٹون چھپ گئے تھے لہذا اس اخبار کی تمام کاپیاں واپس کر دی جائیں اور اس نے 'مسلم کونسل آف ویلن' سے اس واقعہ پر معافی مانگی۔
- ⑩ ۲۲ مارچ ۲۰۰۶ء: بحرین میں ایک اسلامی کانفرنس بلائی گئی جس میں بے لینڈز پوسٹن کے بار بار آپ ﷺ کے شائع کرنے کے متعلق بحث و تمحیص کی گئی۔ حاضرین میں چوٹی کے سائنسدان اور بڑے بڑے علماء جن میں احمد اکری، اور عید ہلباہل جو کہ ڈنمارک کی ناموس رسالت کمیٹی کے عہدیدار ہیں، بھی شریک تھے۔
- ⑪ ۲۹ مارچ ۲۰۰۶ء: دارفور میں سوڈن کے قائم مقام وزیر خارجہ کیرون جیمٹین کا استقبال نہیں کیا گیا۔ دارفور کے گورنر نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ یہ سوڈن حکومت کے ساتھ خاکوں کی اشاعت میں ملوث تھے۔ تہران میں ایرانی انقلابی گارڈز نے خاکوں کے خلاف احتجاج میں زنجیر زنی کی۔ امریکہ میں دو بڑے کتب خانوں بالڈر اور ویلڈن کس اپریل اور مئی کے شمارے رکھنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ ان میں متنازعہ خاکوں کو شائع کیا گیا تھا۔
- ⑫ ۳۰ مارچ ۲۰۰۶ء: ڈنمارک کی مسلم تنظیموں نے خاکوں کی اشاعت کے خلاف بے لینڈز پوسٹن کیخلاف مقدمہ دائر کیا جس میں دعویٰ کیا گیا کہ خاکوں کی اشاعت غیر قانونی ہے اور قابل مذمت ہے یہ مقدمہ ۲۶ اکتوبر کو خارج کر دیا گیا۔
- ⑬ ۱۳ اپریل ۲۰۰۶ء: سوڈان نے انسانی حقوق کے وفد کو دارفور جانے سے اس لیے روک دیا کہ خاکوں کی اشاعت کی وجہ سے وہاں جانا مناسب نہیں ہوگا۔
- ⑭ ۱۵ اپریل ۲۰۰۶ء: امریکن پیس طنز و مزاح کے مرکزی میٹ ورک نے کارٹونوں کی جنگ 'پارٹ ون' نشر کیا تاکہ لوگ محفوظ ہو سکیں۔ لیبیا کے راہنما معمر قذافی نے ایک جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وہ لوگ جو محمد ﷺ پر تہمت لگا رہے ہیں حقیقتاً وہ اپنے ہی پیغمبر پر تہمت لگا رہے ہیں انہیں اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ دوستی چاہتے ہیں یا جنگ۔
- ⑮ ۲۳ اپریل ۲۰۰۶ء: اسامہ بن لادن نے ڈنمارک کی اشیاء کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا اور خاکہ نویسوں کو قتل

خاکوں کی اشاعت، لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

کرنے کا ٹاسک دیا۔

○ ۱۲ مئی ۲۰۰۶ء: القاعدہ نے ایک ویڈیو پیغام میں یہ بات کہی کہ ڈنمارک، ناروے اور فرانس کو تباہ کر دیا جائے اور یہاں خون کی ندیاں بہادی جائیں۔

○ ۳۰ مئی ۲۰۰۶ء: اردن کی عدالت نے دو صحافیوں 'جہاد ممانی' اور 'ہشام الخلیدی' کو پیغمبر ﷺ کے خاکے شائع کرنے کی پاداش میں جیل بھیج دیا۔

○ جنوری ۲۰۰۷ء: لندن میں کارٹونز کی اشاعت کے خلاف ریلی میں عمران جاوید اور اس کے علاوہ تین اور آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا اور ان کو چار تا چھ سال کی سزا سنائی گئی جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ریلی میں ایسے نعرے لگا رہے تھے جیسے وہ کسی کو قتل کرنا چاہتے ہوں۔

○ ۷ فروری ۲۰۰۷ء: کلیئر کالج آف کیمبرج کے ایک سٹوڈنٹ اخبار نے ایک کارٹون کی اشاعت کی۔

○ ۸ فروری ۲۰۰۷ء: فرانس کے اخبار لبریشن نے آپ ﷺ کے کارٹونز شائع کیے

○ ۳۰ مارچ ۲۰۰۷ء: اسلامی ممالک نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ مذاہب کی توہین کے خلاف کوئی باقاعدہ قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ ایسا کام نہ ہو۔

○ ۱۳ جولائی ۲۰۰۷ء: ڈنمارک کی مسلم تنظیموں کو جب عدالتی شکست کا سامنا ہوا تو انہوں نے بے لینڈز پوسٹن کے خلاف بائیکاٹ کا فتویٰ جاری کیا۔

○ ۱۲ فروری ۲۰۰۸ء: ڈنمارک کی پولیس نے بہت سے لوگوں کو پکڑی والا کارٹون بنانے والے کارٹونسٹ کو قتل کرنے کے شبہ میں گرفتار کیا۔

○ ۱۳ فروری ۲۰۰۸ء: ڈنمارک کے بہت سے اخبارات بشمول بے لینڈز پوسٹن کے ایک دن پہلے ہونے والی گرفتاریوں کی خبر پر قابل اعتراض کارٹونز میں سے ایک دوبارہ شائع کر دیا۔

○ ۲۰ مارچ ۲۰۰۸ء: القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن نے ایک ویڈیو بیان میں اخبار EU کو دھمکی دی کہ آئندہ اس نے کارٹون شائع کیے تو نقصان کے ذمہ دار خود ہوں گے۔

قارئین!

کسی بھی قوم کے مہذب ہونے کی دلیل ہے کہ وہ اولاً تو کسی غیر اخلاقی فعل کا ارتکاب نہ کرے، لیکن اگر کسی غلط فہمی کی بنیاد پر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو پھر اس کو تسلیم کرے نہ کہ اس غلط کو صحیح ثابت کرنے کے دلائل دے۔ ڈنمارک کے پریس نے جب یہ توہین آمیز حرکت کی تو انہوں نے اس پر معذرت کے بجائے کسی شخصیت یا کتاب کی توہین کرنا اپنا بنیادی حق سمجھا جو کہ حقیقتاً ڈیڑھ ارب انسانوں کی حق تلفی ہے۔ افسوس تو باقی اقوام مغرب پہ ہے جو اتنی بھی اخلاقی جرأت نہیں رکھتے کہ کسی غلط کو غلط کہہ سکیں، بلکہ اس بارے میں مغرب کا عمومی رویہ متعصبانہ اور غیر منصفانہ رہا ہے اور جن لوگوں نے اس واقعہ کی مذمت کی ان کا طرز عمل بھی یہ رہا کہ ڈنمارک بھی ناراض نہ ہوا اور مسلمان بھی خوش ہو جائیں۔ مغرب کی اس شرمناک فعل میں شرکت اور ڈیش پریس کی پشت پناہی انکے اسلام دشمن اور غیر مہذب ہونے کی بین دلیل ہے۔